نورِ ہدایت

القرآن

’’ہم نے شیطانوں کو انہی لوگوں کا رفیق بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے ہیں ٥ اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے کہہ دو کہ اللہ بے حیائی کے کام کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتا۔ بھلا تم اللہ کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔‘‘ ٥

(سورۃ الاعراف: ۲۷، ۲۸)

الحدیث

’’حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے جسم پر بہت معمولی لباس تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال دے رکھا ہے، اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے اور خدام وغیرہ سب کچھ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں اتنا کچھ دیا ہے تو اس کے انعام و اکرام کا لباس سے بھی اظہار ہونا چاہیے۔‘‘ (نسائی)

الآثار

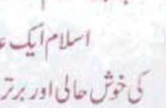

نفاذِ اسلام سے فرار کیوں؟

’’جو لوگ اسلام کے نظامِ حکومت سے دامن کشاں ہیں اور اقتدار نشیں ہو کر اسلامی نظام کے قیام سے فرار اختیار کرتے ہیں اور عوام کو اپنی ذہنیت کی اصلاح کے لیے کہتے ہیں، وہ دراصل اسلام پر الزام دھرتے ہیں اور خود اسلام سے تہی داماں ہیں۔ جب سب کچھ اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے تو پھر جس نام سے یہ طاقت حاصل کی گئی ہے اس سے انحراف کیوں برتا جا رہا ہے؟

اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ وہ ایک ایسا نظام ہے جو اوّل تا آخر اور تا بہ قیامِ قیامت ہر انسانی گروہ اور ہر انسانی جماعت کی خوش حالی اور برتری کا ضامن ہے۔ وہ بنیادی سعادتوں اور دنیوی خوش نصیبیوں کا توشہ ہے اور ہم اس پر چل کر اپنے لیے، بنی نوعِ انسان کے لیے اور معاشرۂ انسانی کے لیے صحت مند مستقبل کی تعمیر کر سکتے ہیں۔ مسلمان اور موت کا خوف یکجا نہیں ہو سکتے، جو لوگ قرآنی نظامِ زندگی کو مشتبہ نظروں سے دیکھ رہے ہیں، ان کی بینائی سلب ہو چکی ہے اور وہ اپنی نفسی کوتاہیوں کو اسلام کی کوتاہیوں سے تعبیر کرتے ہیں۔‘‘

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ

صوبائی احرار کانفرنس، لائل پور۔ ۳۰ رمئی ۱۹۴۸ء